

13

Urdu

# عقیدہ کے مخالف امور

إعداد

المكتب التعاوني للدعوة والإرشاد

في شمال الرياض



The Cooperative Office for Call & Guidance at Al-Olaya, Sulaimaniah & North Riyadh  
Under the Supervision of Ministry of Islamic Affairs and Endowment and Call and Guidance  
Tel.: 4704466 / 4705222 - Fax 4705094 - P.O. Box: 87913 Riyadh 11652

ردمك: ٩٩٦٠-٧٨٧-٤٩-١

# عقیدہ کے مخالف امور

إعداد

المكتب التعاوني للدعوة والإرشاد  
شمال الرياض

٣ المكتب التعاوني للدعوة والارشاد شمال الرياض ، ١٤١٩ هـ

**فهرسة مكتبة الملك فهد الوطنية أثناء النشر**

المكتب التعاوني للدعوة والارشاد وتوعية الجاليات شمال الرياض

أخطاء تخالف العقيدة .. الرياض .

٥٢ ص ١٢ × ١٧ سم

ردمك ٤ - ٤٩ - ٧٨٧ - ٩٩٦٠

(النص باللغة الاوردية)

١- العقيدة الاسلامية ٢- البدع في الإسلام أ- العنوان

١٩/٢٦٣٨

ديوي ٢٤٠

رقم الإيداع : ١٩/٢٦٣٨

ردمك : ٤ - ٤٩ - ٧٨٧ - ٩٩٦٠

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## دیباچہ

الحمد لله والصلاة والسلام على رسول الله

وبعد،،

بلاشبہ توجید اور صحیح عقیدہ کی اہمیت کسی شخص اور پوشیدہ نہیں۔ توجید کی اہمیت و افادیت کے سلسلہ میں چند گزارشات پیش خدمت ہیں۔ ہر قبول افتد زہے عز و شرف

① توجید جنت میں داخل ہونے کا سبب ہے اور شرک و خلی

جہنم کا سبب ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے ﴿إِنَّهُ مِنْ يُشْرِكُ بِاللَّهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارُ وَمَا لِلظَّالِمِينَ

مِنْ أَنْصَارٍ﴾ - ترجمہ: یقیناً مانو کہ جو شخص اللہ کے ساتھ شرک کرتا ہے اللہ تعالیٰ نے اس پر جنت حرام کر دی اور اس کا ٹھکانہ

جہنم ہی ہے اور گناہ گاروں کی مدد کرنے والا کوئی نہیں ہوگا  
اور صحیح مسلم میں ہے [مَنْ لَقِيَ اللَّهَ لَا يَشْرِكُ بِهِ شَيْئًا  
وَدَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ لَقِيَهُ يَشْرِكُ شَيْئًا دَخَلَ النَّارَ۔

جو بغیر شرک کے اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا وہ جنت میں داخل  
ہوگا اور جو شرک کی حالت میں اللہ تعالیٰ سے ملے گا وہ جہنم میں داخل

ہوگا [۲] اعمال کے قبولیت کے لیے توحید اور صحیح عقیدہ  
پہلی شرط ہے اور شرک اعمال کو بیکار اور ضائع کر دیتا

ہے فرمان الہی ہے [وَلَقَدْ أُوحِيَ إِلَيْكَ وَالَّذِينَ  
مِنْ قَبْلِكَ لَنْ أَشْرَكَ لِيَحْبِطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُونَنَّ

مِنَ الْخَاسِرِينَ] نیز ارشاد ہے [فَمَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَاءَ رَبِّهِ  
فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا]

ترجمہ "یقیناً تیری طرف بھی اور تجھ سے پہلے کے تمام نبیوں  
کی طرف بھی وحی کی گئی ہے کہ اگر تو نے شرک کیا تو بلاشبہ

تیرا عمل ضائع ہوگا اور بالیقین تو خسارہ و نقصان پانے والوں میں سے ہو جائیگا“ اور ارشاد ہے ”تو جسے بھی اپنے پروردگار سے ملنے کی آرزو ہو اسے چاہیئے کہ نیک اعمال کرے اور اپنے پروردگار کی عبادت میں کسی کو بھی شریک نہ کرے [ (۳۳) توحید غلطیوں اور لغزشوں کو معاف کرتا ہے اور گناہوں کو مٹاتا ہے جیسا کہ حدیث قدسی میں ہے ] اے آدم کے بیٹے! اگر تو زمین بھر کر گناہ کر کے میرے دربار میں آئے اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے تو میں زمین بھر کر مغفرت کے ساتھ تم سے ملوں گا [ (۴۴) توحید مال و جان کی حفاظت کرتا ہے جیسا کہ حدیث میں ہے ] جو خالص دل سے کلمہ توحید پڑھے اس کا مال و جان محفوظ ہے اور اس کا حساب اللہ پر ہے [ لیکن مشرک کا مال و جان غیر محفوظ اور ضائع ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے ] وَقَالُوا لَهُمْ حَتَّى لَا تَكُونُ فِتْنَةً اور تم ان سے اس حد تک لڑو

کہ ان میں فسادِ عقیدہ نہ رہے [یعنی مشرکین سے یہاں تک لڑو تا کہ روئے زمین پر کوئی فساد نہ رہے اور فتنہ و فساد سے مراد شرک ہے اور حدیث میں آیا ہے [مجھے لڑائی اور جہاد کا حکم دیا گیا ہے یہاں تک کہ لوگ کلمۂ شہادت پڑھیں اور حلقہ بگوش اسلام ہوں]

**ایمان** عمل، نیت اور اتباعِ سنت پر مشتمل ہے اگر قول ہے لیکن عمل نہیں ہے تو یہ کفر ہے اور اگر اقرار بھی ہے اور عمل بھی لیکن نیت نہیں ہے تو نفاق ہے اور اگر اقرار و نیت اور عمل بھی ہے لیکن اتباعِ سنت نہیں ہے تو یہ بدعت ہے اور صحیح و اسلامی عقیدہ کو اجاگر کرنے کے لئے تبلیغی مرکز دعوت سنٹر شمالی ریاض [المکتبۃ التّعاوِنیّة للدّعوة والإرشاد فی شمال الرّیاض] آپ کی خدمت میں توحید کے مسائل پر مشتمل ایک کتابچہ پیش

کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہے اور امید کرتا ہے کہ اسے غور سے مطالعہ کریں گے اور اس پر عمل کریں گے  
 اللہ تعالیٰ ہم سب کو نیکی کی توفیق دے اور ہر ائی سے  
 بچائے آمین

ۛ ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

وصلی اللہ وسلم علی عبدہ  
 ومُصطفاه



# بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## تعویذ اور دم

جو شخص دھاگہ یا تعویذ لٹکائے اور چھلّہ و تعویذ گردن، بازو یا کندھے پر اس لئے باندھے کہ یہ اسے نظر بد اور جن و بخار سے بچائینگا، میاں بیوی کے درمیان محبت پیدا کرے گا یا یہ چھلّہ و تعویذ بچوں کو اس لئے باندھتا ہے تاکہ مصائب دور ہو جائیں یہ سب صحیح اسلامی عقیدہ کے خلاف ہے اور یہ جاہلانہ عادت ہے جسے اسلام نے باطل قرار دیا ہے کیونکہ بلاء و مصائب کو دور کرنے والی ذات و حقیقت اللہ تعالیٰ حق جلّ شأنہ ہے۔

## تعویذ لٹکانے کا حکم

مصائب و بلاؤں سے بچنے اور دور کرنے کیلئے جو چھلّہ و دھاگہ باندھا جاتا ہے اُسکی مختلف صورتیں اور حالتیں درج ذیل ہیں۔

① بڑا شریف ہے: اگر لٹکانے والا یہ اعتقاد رکھے کہ چھلّہ و دھاگہ

ذات خود مصیبتیں دور کرتا ہے ۔

(۲) چھوٹا شرک ہے: اگر لٹکانے والا یہ اعتقاد رکھے کہ یہ چھتہ ودھا کر مصائب مٹانے کا سبب ہے ۔

(۳) حرام ہے: اگرچہ مذکورہ بالا دونوں عقیدہ سے پاک ہے لیکن شرک کے لئے یہ راہ بتاتا ہے ۔

**دلیل ملاحظہ فرمائیے :-** حضرت عمران بن حصینؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرمؐ نے ایک شخص کے ہاتھ میں پیتل کا چھتہ دیکھا۔ آپؐ نے پوچھا یہ کیا ہے؟ اُس شخص نے جواب دیا کہ یہ واہنہ (کمزوری) کی وجہ سے ہے۔ آپؐ نے فرمایا اسے اتار دے یہ تجھے کمزوری کے سوا کچھ فائدہ نہ دے گا۔ اگر اس چھتہ کو پہنے ہوئے تجھے موت آگئی تو تو کبھی نجات نہ پائے گا اور ان شرکیہ تعویذوں کی طرف جو رجوع کرتا ہے ان کے لئے بددعا فرمائی کہ [جو شخص اپنے گلے میں تعویذ لٹکانا ہے اللہ تعالیٰ اسکی خواہش کو پورا نہ کرے اور جو شخص سیپی وغیرہ لٹکائے اللہ اسے

آرام نہ دے۔ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جس شخص نے اپنے گلے میں  
 تعویذ لٹکایا اُسے شریک کہا۔ ابنِ ابی حاتم نے حضرت حذیفہؓ سے بیان  
 کیا کہ انہوں نے ایک شخص کے ہاتھ میں بُخار کی وجہ سے دھاگہ دم کیا  
 ہوا دیکھا تو حضرت حذیفہؓ نے اسے کاٹ دیا اور پھر قرآن کریم کی  
 یہ آیت تلاوت فرمائی [کہ اُن میں سے اکثر اللہ کو مانتے تو ہیں مگر اس طرح  
 کہ اُس کے ساتھ دوسروں کو شریک ٹھہراتے ہیں]

## لٹکائی جانے والی چیزیں

اور یہ نقصان دور کرنے اور فائدہ پہنچانے کے عقیدہ سے لٹکائی جانے  
 والی چیزیں جو کہ قرآن و حدیث میں مذکور ہیں اُس کے علاوہ اور بھی  
 ہیں۔ درحقیقت اَلْقَلَادَةُ [لٹکائی جانے والی چیزیں] وہ ہیں جو گردن  
 میں لٹکائی جائیں اور خاص طور سے عورت کی گردن میں زیب و زینت  
 کی چیزیں، زیورات، ہار یہ بھی قلادہ ہے۔ اور وہ رستی جو کہ جانوروں کو

مانکنے کے لئے ان کی گردن میں ڈالی جاتی ہے وہ بھی غلامہ ہے اور آجکل لوگ اپنی گاڑیوں پر بندر کے فوٹو یا گندم کے خوشے لٹکاتے ہیں یہ بھی غلامہ ہے۔ بہر صورت یہ سب جاہلیت کے عمل ہیں جو کہ سخت منع ہے۔ اگر یہ چیزیں لٹکانے والا یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ یہی چیز بذات خود نقصان و بُرائی کو دور کرتی ہے تو یہ بڑا شرک ہے۔

## قرآنی تعویذ

قرآن پاک کی آیات اور اللہ تعالیٰ کے نام و صفات پر مشتمل تعویذ کے متعلق صحیح بات یہ ہے کہ اس طرح کے تعویذ بھی لٹکانا بچند وجوہ کے باعث ناجائز ہے

(۱) تعویذ لٹکانے کے متعلق منع کا حکم عا ہے اور اُس کو خاص کرنے کے سلسلے میں کوئی نص نہیں۔ اگر خاص قرآنی تعویذ جائز ہوتا تو آنحضورؐ اجازت دیتے جیسے دم کے سلسلے میں آپؐ نے فرمایا کہ

[ اگر شرکیہ الفاظ نہ ہوں تو دم جائز ہے ]

(۲) صحابہ کرام رض و تابعین عظام کا صاف صاف فرمان ہے کہ تعویذ منع ہے۔ اور یہ برگزیدہ لوگ دوسروں سے زیادہ آنحضور کے

حکم کو جاننے والے ہیں۔ چنانچہ جناب حضرت ابراہیم نخعیؒ فرماتے ہیں کہ "حضرت عبد اللہ بن مسعود رض، اُن کے شاگرد ابنِ رشید اور اُن کے ساتھی قرآنی وغیر قرآنی تمام تعویذوں کو مکروہ قرار دیتے تھے۔"

(۳) کیونکہ اگر قرآنی تعویذ کو جائز قرار دیں تو سنت کے مطابق مُعَوِّذَاتِ کَادِم کرنا بیجا رہو جائیگا کیونکہ جو شخص تعویذ کے طور پر پورا قرآن پاک لٹکائے گا وہ کہے گا کہ آیت الکرسی اور مُعَوِّذَاتِ پڑھنے کی ضرورت بر گز نہیں ہے کیونکہ مکمل قرآن پاک اس کے گلے لٹکا ہوا ہے۔

(۴) قرآنی تعویذ کو لٹکانے سے اس لئے منع کیا تاکہ غیر قرآنی تعویذ سے بچایا جائے اور شرک کے ذرائع اور راستے بند ہوں۔

(۵) قرآنی تعویذ اس لئے منع ہے اور ناجائز ہے تاکہ قرآن کی

ہے حرمتی نہ ہو جائے کیونکہ قرآنی تعویذ لٹکانے والا ضرور ہاتھ روکا جائیگا  
شرعی دم:۔ کوئی مُصِیبت یا بیماری میں مبتلا ہو تو اُس سے

چھٹکارے کے لیے شرکیہ الفاظ سے پاک دم کرنے میں کوئی مضائقہ  
 نہیں ہے۔ کیونکہ آنحضرتؐ نے فرمایا [کہ تم لوگ اپنے دم میرے  
 اوپر پیش کر دو اور وہ دم جس میں شرکیہ الفاظ نہ ہوں تو کوئی مضائقہ  
 نہیں ہے] غیر شرکیہ و شرعی دم وہی ہے جس میں آیاتِ قرآنی  
 اور دُعائے مسنون ہوں اور کلامِ پاک اور اللہ تعالیٰ کے نام  
 و صفات پر مشتمل عربی الفاظ میں دم کرنا جائز ہے اور اسی طرح  
 بیماری دور کرنے کے لیے علاج و معالجہ اور دوائی استعمال  
 کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ ہاں اس دوائی و وسائلِ علاج  
 کو حقیقی سبب قرار نہ دے۔ سوائے اُسکے جس کے متعلق  
 ثابت ہو کہ یہ بیماری دور کرنے کے لیے ظاہری سبب ہے  
 نیز علاج کے وقت دوائی کو ہی شفا کا سبب نہ ٹھہرائے بلکہ

اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرے اور خاص کر شرعی و فائدہ مند علاج کرے نیز یہ اعتقاد رکھو بیماری دور کرنے کے اسباب کتنے ہی مضبوط اور ترقی یافتہ و مجرب ہوں لیکن اللہ تعالیٰ کے حکم اور تقدیر کے سامنے منسلک و مربوط ہوں۔

## درختوں، پتھروں وغیرہ سے برکت حاصل کرنا

**برکت:** نیکی اور ثواب میں برکت و زیادہ مانگنے کو برکت کہتے ہیں درحقیقت تمام برکت اللہ تعالیٰ کے لئے ہے اور اللہ تعالیٰ ہی برکت کا منبع ہے اور اللہ تعالیٰ برکت دینے والی ذات ہے اور جس پر اللہ تعالیٰ برکت کرے وہ برکت والی ہے جیسے قرآن پاک اور انبیاء کرام وغیرہ

**برکت کی بنیاد:** برکت کے معاملہ میں انسان کم از کم تین باتوں کو پہچانے (۱) بے شک برکت اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہے لہذا اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور سے برکت مانگنا شرک ہے۔

(۲) شریعت میں جن چیزوں، باتوں اور کاموں سے برکت حاصل کی جاتی ہے وہ برکت کا سبب ہیں نہ خود برکت دیتی ہیں۔  
 (۳) حصولِ برکت کے لئے اصل دلیل کتاب و سنت ہے۔

## برکت کا حکم

جو شخص قبروں کے ہنجاری کی طرح درخت، پتھر، خطہ زمین، غار کنواں اور قبر وغیرہ سے برکت حاصل کرے تو وہ حرام ہوگا اور وہ مشرکین کی طرح ہوگا کیونکہ مشرکین کے کاموں میں سے یہ ہے کہ وہ درخت، پتھر، قبر، خطہ زمین اور مناظر وغیرہ سے برکت حاصل کرتے ہیں اور برکت حاصل کرنے میں غلو بھی کرتے ہیں اور بعض ان چیزوں سے دعا کرتے اور ان کی عبادت کر کے شرکِ اکبر کے مرتکب ہوتے ہیں۔

حجرِ اسود کو بوسہ دینا اور رکنِ یمانی کو چھونا

کعبہ شریف کے پاس حجرِ اسود کو بوسہ دینا اور رکنِ یمانی کو چھونا



در حقیقت یہ اللہ تعالیٰ کی بندگی و تعظیم اور اُس کی بڑائی کے سامنے  
 بچھ جانا ہے بلکہ خالق کے لئے بندگی کا جو ہر روح ہے کیونکہ اس کا  
 شرعی طور پر حکم دیا گیا ہے چنانچہ حضرت عمر فاروقؓ نے حجرِ اسود کو  
 بوسہ دیتے ہوئے اُس سے مخاطب ہو کر فرمایا [خدا کی قسم میں خوب  
 جانتا ہوں بیشک تو ایک پتھر ہے، نہ نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ  
 فائدہ دے سکتا ہے اگر میں پیارے رسولؐ کو تجھے بوسہ دیتے  
 ہوئے نہ دیکھتا تو میں تجھے کبھی بوسہ نہ دیتا]

## بزرگوں کے نشانیوں سے برکت حاصل کرنے کا حکم

بزرگوں کے نشانیوں کے ساتھ برکت حاصل کرنا مثلاً ان کے جھوٹے  
 کوپینا، اُن کو یا اُن کے لباس کو برکت سے چھونا اور ان کے پسینہ  
 کو چھونا یا ملنا یہ سب کئی وجوہ کے باعث ناجائز اور غلط ہیں۔  
 (۱) بزرگ لوگ فضل و برکت میں آنحضورؐ کے قریب بھی نہیں  
 ہو سکتے چہ جائیکہ آنحضورؐ کے برابر ہوں۔

(۲) بزرگوں کے اندر نیکی و تقویٰ پائے ثبوت کو نہ پہنچنے کی وجہ سے ان سے برکت حاصل کرنا جائز نہیں۔  
 کیونکہ نیکی و تقویٰ کا تعلق دل سے ہے اور یہ غیبی معاملہ ہے۔ یہ اس وقت تک ممکن نہیں جب تک اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول نہ بائیں چنانچہ صحابہ کرام کے تقویٰ کے بارے میں نص آٹا ہے باقی لوگوں کے لئے ہم یہ گمان کر سکتے ہیں کہ وہ نیک لوگ ہیں اور ان کے لئے اللہ سے رحمت کی امید کرتے ہیں۔

(۳) اگر ہم کسی سے متعلق یہ گمان کر لیں کہ وہ نیک و پرہیزگار ہے لیکن اُس کو بُرے خاتمہ سے ہم بچا نہیں سکتے اور اعمال کا دار و مدار خاتمہ بالآخر پر ہے لہذا اس کے نشان سے برکت حاصل کرنے کے قیام نہیں۔

(۴) آنحضورؐ کے علاوہ کسی دوسرے سے برکت حاصل کرنا انکو خود فریبی اور تکبر و غرور میں مبتلا کر دے گا بلکہ یہ اُس کے سامنے اُس کی بیجا تعریف سے زیادہ ہوگا جو اس کے لئے مُضر ہے

(۵) پھر صحابہ کرامؓ نے آنحضورؐ کے علاوہ کسی سے برکت حاصل نہیں

کی۔ نہ آپ کی زندگی میں اور نہ بعد میں۔ اگر کسی اور سے برکت حاصل کرنا نیکی ہوتا تو یہ لوگ ہم سے پہلے برکت حاصل کرتے پھر انہوں نے حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی رضوان اللہ علیہم سے کیوں برکت حاصل نہ کی جن کے حق میں حضورؐ نے اسی دنیا میں جنت کی خوشخبری دی تھی۔ اسی طرح تابعین نے بھی کسی سے برکت حاصل نہ کی۔ پھر تابعین نے کیوں نہ اُن بزرگانِ دینؓ برکت حاصل کی جو نیکی و تقویٰ میں مسلم تھے اور خاص کر سعید بن المسیب، علی بن الحسین اور اویس قرنی اور خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہم۔ پس معلوم ہوا کہ برکت حاصل کرنا صرف آنحضرتؐ کے ساتھ خاص ہے۔

## غیر اللہ کے نام ذبح کرنا

ذبح سے مراد: گوشت کھانے والے جانور وغیرہ کا اسی طرح ذبح کرنا کہ گردن، نرخرہ اور رگیں کاٹ کر خون نکالا جائے

ذبح کرنا عبادت ہے لہذا غیر اللہ کے نام ذبح کرنا اور غیر اللہ سے قرب حاصل کرنے کے لئے ذبح کرنا ناجائز ہے کیونکہ ارشاد باری ہے [کہو میری نماز، میرے تمام مراسم عبادت، میرا جینا اور میرا مرنا، سب کچھ اللہ رب العالمین کے لئے ہے، جس کا کوئی شریک نہیں] اور ارشاد ہے [پس تم اپنے رب کے لئے نماز پڑھو اور قربانی کرو] ذبح اور قربانی سب صرف اللہ کے لئے کر جس کا کوئی شریک نہیں۔  
**غیر اللہ کے نام ذبح کرنے کا خطرناک انجام**

غیر اللہ کے نام ذبح کرنا ہلاکت خیزیوں میں سے ہے جو کہ اللہ کی رحمت سے دوری اور لعنت کا باعث ہے۔ ارشاد رسولؐ ہے [جو شخص غیر اللہ کے لئے جانور ذبح کرے اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو] غیر اللہ کے لئے ذبح کرنا جہنم میں داخل ہونے کا سبب ہے اگرچہ وہ معمولی اور کم قیمت کی ہو۔ ارشاد رسول مقبولؐ ہے [ایک شخص صرف مکھی کی وجہ سے جنت میں جا پہنچا اور ایک جہنم میں چلا گیا۔ صحابہ کرامؓ انہی نے عرض کی

کہ یا رسول اللہ ص ! یہ کیسے ؟،،، تو رسول اللہ ص نے مزید فرمایا ( کہ دو شخص چلتے چلتے ایک قبیلے کے پاس سے گزرے اور اس قبیلے کا ایک بہت بڑا بت تھا۔ وہاں سے کوئی شخص بغیر چڑھاوا چڑھائے نہ گزر سکتا تھا چنانچہ ان میں سے ایک کو کہا گیا کہ یہاں ہمارے بت پر چڑھاوا چڑھاؤ اُس نے معذرت کی کہ میرے پاس کوئی چیز نہیں۔ انہوں نے کہا کہ تمہیں یہ عمل ضرور کرنا ہوگا اگرچہ ایک مکھی پکڑ کر ہی چڑھا دو۔ اُس مسافر نے مکھی پکڑ کر چڑھاوا اُس کی بھینٹ کر دیا اور انہوں نے اُس کا راستہ چھوڑ دیا۔ آپ فرماتے ہیں کہ یہ شخص اُس مکھی کی وجہ سے جہنم میں چلا گیا۔ دوسرے شخص سے کہنے لگے کہ تم بھی کسی چیز کا چڑھاوا چڑھاؤ تو اُس اللہ کے بندے نے جواب دیا کہ میں غیر اللہ کے نام پر کوئی چڑھاوا نہیں چڑھا سکتا۔ یہ جواب سننے ہی انہوں نے اُس مرد موحّد کو شہید کر دیا تو یہ سیدہ جنت میں پہنچا۔

**ذبح کب شرک ہوتا ہے؟** درج ذیل صورتوں

میں طرح شرک ہوتا ہے (۱) جبکہ خدا کے علاوہ کسی اور کی تعظیم کے لئے ذبح کیا جائے اور خدا کے علاوہ کسی اور کا نام لیکر ذبح کیا جائے مثال کے طور پر کوئی شخص کسی قبر کے پاس میت کی تعظیم کے لئے ذبح کرے اور اس جانور پر خدا کے علاوہ کوئی اور کا نام لیکر ذبح کرے پس اس میں دو حرام چیزیں جمع ہو گئیں لہذا یہ شرک اکبر بلکہ اس سے زیادہ سنگین ہے۔ اس طرح کے ذبح شدہ جانور کا کھانا حرام ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے [ایسے

جانوروں میں سے مت کھاؤ جن پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو]

کیونکہ غیر اللہ کے لئے عبادت کرنا غیر اللہ سے مدد مانگنے سے زیادہ کفر ہے (۲) ذبح کرنے سے مراد غیر اللہ کی تعظیم ہو لیکن اس پر اللہ کا نام لیا جائے مثال کے طور پر ایک شخص جانور کسی قبر کے پاس ذبح کرتا ہے لیکن جانور کو قبلہ منہ کر کے اللہ کا نام لیکر ذبح کرتا ہے یہ بھی شرک ہے اور کھانا حرام ہے اگرچہ اُس پر اللہ کا نام لیا گیا

ہو۔ کیونکہ ذبح کی اولین غرض غیر اللہ کی تعظیم ہے اور یہ شرکِ اکبر ہے اس کا کھانا حرام ہے۔ (۳) جانور ذبح کرنے کا مقصد خدا کی خوشنودی ہے لیکن ذبح کے وقت غیر اللہ کا نام لیا ہو۔ مثال کے طور پر عید کے دن خدا کی خوشنودی کے لئے جانور ذبح کرے لیکن غیر اللہ کے نام یوں لے۔ حضرت عیسیٰ کے نام یا پیر بندہ یسکنا یا فلاں جن کے نام لیکر ذبح کرے تو یہ بھی شرک ہے۔ فرمانِ الہی ہے [کہو کہ میری نماز، میرے تمام مراسمِ عبودیت، میرا جینا اور مرنا سب کچھ اللہ رب العالمین کے لئے ہے۔ جس کا کوئی شریک نہیں، اسی کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور سب سے پہلے سرِ اطاعت جھکانے والا میں ہوں] اور اس طرح ذبح شدہ جانور کا کھانا حرام ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے [جس جانور پر اللہ کا نام نہ لیجا اُسے مت کھاؤ] جائز ذبح، صرف دو حالتوں میں ذبح شرک سے خالی ہوگا۔

**پہلی حالت:** شریعت کے حکم کو سر تسلیم خم کرتے ہوئے ذبح کرے۔ مثلاً بقرہ عید پر ذبح کرنا اور اعمالِ حج میں غلطی سرزد ہونے پر دم وغیرہ کے طور پر ذبح کرنا یہ تو جائز ہے بلکہ شرعی طور پر ذبح کرنے کا حکم ہے۔ فرمانِ خداوندی ہے [اس قربانی سے تم خود کھاؤ اور بھوکے فقیر کو بھی کھلاؤ]

**دوسری حالت:** جانور ذبح اس لئے کرتا ہے تاکہ گھر والے کھائیں اور اگر مہمان آئے تو ان کی خدمت کے لئے ذبح کرے۔ چنانچہ حضرت ابراہیمؑ کے پاس جب معزز مہمان آئے تو پھر چپ چاپ جلدی جلدی اپنے گھر والوں کی طرف گئے اور ایک فرہ پھڑے کا گوشت لائے [یہ درحقیقت پیارے پیغمبرؐ کے حکم کو عملی جامہ پہنانے سے تعلق رکھتا ہے کیونکہ آپؐ نے گھر والوں کو کھلانے اور مہمان کی خاطر مدبرات کرنے کا حکم فرمایا ہے لہذا ان دونوں حالتوں میں جانور ذبح کرنا جائز ہوگا۔ بشرطیکہ اُس پر



اللہ کا نام لیا جائے کیونکہ ارشاد باری ہے [اور ایسے جانوروں میں سے من کھاؤ جن پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو]

**جس جگہ غیر اللہ کے لئے ذبح کیا جائے وہاں ذبح کرنا**  
 جس جگہ پر غیر اللہ کے لئے جانور ذبح کئے جاتے ہیں وہاں صرف اللہ کے نام پر جانور ذبح کرنا ناجائز ہے کیونکہ غیر اللہ کے لئے ذبح کرنا شرک اکبر ہے اور جہاں غیر اللہ کے لئے ذبح کیا جاتا ہو وہاں اللہ کے لئے ذبح کیا جائے تو یہ شرک کے قریب ترین وسائل میں سے ہے وہ جگہ جہاں مشرکین اپنے جھوٹے خداؤں سے قرب حاصل کرنے اور خدا سے شرک کرنے ہوئے ذبح کرتے ہیں وہ تو شرک کے مشہور اڈوں اور معروف درباروں میں سے ہیں لہذا جو مسلمان اللہ ہی کے لئے وہاں ذبح کرے گا وہ مشرکین سے مشابہت کرے گا اور ان کے شرک کے اڈوں میں شریک ہو کر ظاہری موافقت کے مرتکب ہوئے اور ظاہری موافقت اندرونی موافقت کا پیش خیمہ ہے

اسی لئے ثابت بن ضحاک سے مروی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے نذر مانی کہ وہ بَوَانْہ نامی مقام پر جبا کر چند اونٹ ذبح کرے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ کیا وہاں کوئی بُٹ تھا جس کی مشرک پوجا کرتے تھے؟ صحابہؓ نے عرض کی کہ نہیں۔ آنحضرت ﷺ نے دوبارہ پوچھا کیا وہاں مشرکین کا میلہ لگتا تھا؟ صحابہؓ رضے کہا کہ نہیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اپنی نذر پوری کر لو اور یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں نذر کا پورا کرنا درست نہیں ہے

## غیر اللہ کے نام کی نذر و نیاز دینا

نذر سے مراد واجب کرنا ہے اور اصطلاح میں یہ ہے کہ آدمی اپنے اوپر کسی ایسی چیز کو واجب کر دے جو کہ شرعی طور پر اس پر واجب نہیں ہے اور یہ اُس کام اور نعمت کی عظمت کے لئے ہے تو

نذر اُس صورت میں ہوگا جبکہ مُکَلَّف پر وہ چیز واجب نہیں ہے پس اگر کوئی انسان کہے اللہ کے لئے میرے اوپر واجب ہے کہ میں عشاء کی نماز پڑھوں گا اور اللہ کے لئے میرے اوپر واجب ہے کہ میں رمضان کا روزہ رکھوں گا یہ تو نذر نہیں ہوگا کیونکہ نماز اور روزہ ہر مسلمان پر فرض ہے نذر اس کام میں واقع ہوتا ہے جو کہ فرض نہیں ہے اور یہ نذر ایک زائد عمل ہے۔

## غیر اللہ کے نام نذر و نیاز شرک کیوں؟

بعض اوقات نذر شرک ہونے کا سبب یہ ہے کہ نذر عبادت ہے اور عبادت خالص اللہ کے لئے ہونا چاہیئے اور نذر پورا کرنے پر اللہ تعالیٰ نے مؤمن کی تعریف فرمائی ہے (جو نذر پوری کرتے ہیں) یعنی نذر کے ذریعہ اپنی جان پر جو واجب کیا اُسے پورا کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے عبادت مکمل کرنے پر تعریف فرمائی ہے چنانچہ ہر وہ عبادت جس کے ذریعہ اللہ کا تقرب چاہتا ہو اس کو کسی اور

کے لئے کرنا شرک ہے۔ اسی لئے حضرت مریم نے فرمایا (میں نے اللہ رحمان کے نام کا روزہ مان رکھا ہے) یعنی نذر رحمان کے سوا کسی اور کے لئے نہیں ہے کیونکہ روزہ عبادت ہے اور عبادت خدا کے علاوہ کسی اور کے لئے کرنا شرک ہے۔

**نذر کی قسمیں:** نذر تین قسم کا ہے ① نذر شرک

(۲) نذر گناہ (۳) نذر اطاعت

**(۱) شرکیہ نذر و قسم کا ہے:** (۱) خاص نذر

وہ یہ کہ اگر مجھے فلاں نعمت ملی یا فلاں کام ہوا تو میں یہ کام کروں گا مثال کے طور پر یہ کہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے شفا عطا فرمایا یا مجھے فلاں مصیبت سے چھٹکارا دیا تو میں فلاں قبر پر یا فلاں جگہ پر منت کے طور پر ذبح کروں گا

**(ب) عام نذر:** عام نذر یہ ہے کہ اپنے آپ کو کسی کام کا پابند بنائے لیکن بغیر کسی حصول نعمت یا دفع بلا کے۔

مثال کے طور پر یہ کہے کہ میرے اوپر لازمی ہے کہ میں فلاں قبر پاس  
روزانہ یا ہر ہفتہ اتنی اتنی نماز پڑھوں گا یا فلاں قبر کے اوپر دیا  
جلاؤں گا اور نیل وغیرہ کا انتظام کروں گا

## مذکورہ بالا نذر کا حکم

مذکورہ بالا دونوں صورتوں کی نذر بالاتفاق باطل اور شرک ہے  
کیونکہ نذر ماننے والے کے دل میں فلاں قبر اور فلاں جگہ کی تعظیم ہے  
اور اس قسم کی نذر پوری کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ ارشاد نبوی ہے  
[جو شخص ایسی نذر مانے جو اللہ کی نافرمانی پر منتج ہو تو اس کو پورا  
کرے اللہ کا نافرمان نہ بنے] اور سب بڑی نافرمانی اللہ کے ساتھ شریک ہے  
**شرکیہ نذر کا کفارہ:** جو شرکیہ نذر میں مبتلا ہو گیا وہ  
اُس کے لئے کوئی کفارہ نہیں ہے پس وہ صدقِ دل سے توبہ کرے  
استغفار کرے اور گزشتہ رات صلوٰۃ آئندہ را احتیاط کرے  
کیونکہ غیر اللہ کی نذر و نیاز یعنی بتوں، چاند و سورج اور قبروں

وغیرہ کے لئے نذر و نیاز کرنا ایسا ہے جیسا کہ کسی غنیمت اللہ کے ساتھ  
 قسم کھائی جو غیر اللہ کی قسم کھائے وہ نہ قسم پوری کرے اور  
 نہ کفارہ ادا کرے۔ اسی طرح مخلوق کے نام نذر و نیاز کرنا یہ  
 بہ دونوں شرک ہے اور شرک کے لئے کوئی عزت و عظمت اور  
 حرمت نہیں اور ان تمام شریکات سے توبہ و استغفار کرے  
 جیسا کہ حضور کا ارشاد ہے [جو شخص صلات و عزی کے نام  
 قسم کھائے وہ لا اِلهَ اِلَّا اللہ کہے]

**گناہ کی نذر :-** گناہ کی نذر یہ ہے کہ آدمی خاص یا عام نذر  
 مان کر اپنے آپ کو گناہ کرنے پر پابند کرے۔ مثال کے طور پر کہ  
 کہ میرے اوپر واجب ہے کہ میں زنا کروں یا شراب پیوں یا  
 فلاں آدمی کو قتل کروں یا سودی کاروبار کروں یا عورت کہے  
 کہ اللہ کے لئے میرے اوپر واجب ہے کہ میں ایام حیض میں نماز پڑھوں۔  
**اس نذر کا حکم؟** یہ نذر اجماعاً حرام ہے اور یہ نذر پوری کرنا

جائز نہیں ہے۔ ارشاد رسولؐ ہے (جو نذر مبینی بر معصیت ہو اُسے پورا کرنا جائز نہیں) [نیز ارشاد رسولؐ ہے (جو شخص ایسی نذر مانے جو اللہ کی نافرمانی پر منتج ہو تو اس کو پورا کر کے اللہ کا نافرمان نہ بنے) **اس نذر کا کفارہ** اس گناہ کے نذر میں ملوث شخص قسم کا کفارہ ادا کرے کیونکہ ارشاد رسولؐ ہے (نذر کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے) [نیز ارشاد نبویؐ ہے (گناہ و نافرمانی میں نذر نہیں ہے اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے) **(۳) نیکی کی نذر** وہ یہ کہ آدمی اپنے آپکے کسی نیک اور فاضل کام کرنے کا پابند بنائے چاہے نذر خاص ہو یا عام۔

مثال کے طور پر یہ کہے۔ اللہ کے لئے میرے اوپر واجب ہے کہ میں غریبوں اور ناداروں پر اتنا انشا خرچ کروں گا اور میں فلاں دن روزہ رکھوں گا وغیرہ وغیرہ **اس کا حکم** یہ نذر جائز ہے اور یہی نذر ہے جسکی پورا کرنے پر اللہ نے صحابہ کرام کی تعریف فرمائی

اِس کا کفارہ ۷۰ اگر کوئی نیک کام کرنے کے لئے مَسَّت  
و نذر مانے اور نہ کر سکے تو وہ قَسَم کا کفارہ ادا کرے۔

غیر اللہ سے دعا کرنا، پناہ طلب کرنا  
اور غیر اللہ سے فریاد کناں ہونا شرک ہے

پہلا نمبر دعا  
دعا کی قسمیں:

① سوال کی دعا

(۲) عبادت کی دعا

قرآن کریم میں دعا سے مراد کہیں سوال کی دعا ہے اور کہیں عبادت کی دعا  
اور کہیں ان دونوں کو دعا کہا گیا ہے، دراصل یہ دونوں ایک دوسرے سے لازم  
و ملزوم ہے۔ **سوال کی دعا:** دعا کرنے والے کو نفع پہنچانے اور  
نقصان سے بچانے کے لئے جو دعا کی جاتی ہے اُسے سوال کی دعا کہتے ہیں



جب بندہ ملے اللہ اکبر اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنی مرادیں رکھتا ہے تو یہ دعا ہے اور اسے اکثر سوال کی دعا کہتے ہیں چنانچہ حدیث میں آیا ہے [جو اللہ تعالیٰ نہیں مانگتا ہے اللہ اس پر ناراض ہوتا ہے]

**عبادت کی دعا:** کسی بھی عبادت کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا قرب چاہے جس میں اپنی حاجت اور مراد نہ مانگے اسے دعا عبادت کہتے ہیں دراصل عبادت کی دعا عاجزی و انکساری اور فروغی و شوق ہے

## سوال کی دعا اور عبادت کی دعا میں تعلق

سوال کی دعا اور عبادت کی دعا کے درمیان تعلق لازم و ملزوم کا سا ہے۔ پس معبود لاؤ مانع و نقصان کا مالک ہوگا پھر اس سے نفع و نقصان کے لئے دعا کی جاتی ہے اور یہ سوال کی دعا ہے

اور اس سے جہنم سے خوف اور جنت کی امید کے لئے دعا کی جاتی ہے اور یہ عبادت کی دعا ہے پس دعا مسئلہ دعا عبادت کے ساتھ اور دعا عبادت دعا مسئلہ کے ساتھ مشترک ہے یعنی دعا مسئلہ

عاجز ہوتا ہے کیونکہ عبادت خود عاجزی و انکساری کا نام ہے ۔

## دعا اور عبادت میں تعلق: حدیث شریف میں آیا ہے [دعا

ہی عبادت ہے] اس میں پیار سے پیغمبر نے حصر کیا یعنی عبادت دعا کے علاوہ

ہے ہی نہیں یا دعا ہی عبادت ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے متعدد

مقامات پر دعا کو عبادت کہا اور دعا کو عبادت کے ساتھ ملا یا ہے

جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے [ آپ کہہ دیجئے کہ مجھ کو اس سے ممانعت

کی گئی ہے کہ ان کی عبادت کروں جن کی تم لوگ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر عبادت

کرتے ہو ] نیز فرمان الہی ہے [ اور میں تمہیں بھی اور جن جن کو تم اللہ کے

سوا پکار تے ہو انہیں بھی سب کو چھوڑ رہا ہوں ] اور دوسری جگہ پر

ہے [ اور تمہارے رب کا فرمان ہے کہ مجھ سے دعا کرو میں تمہاری

دعاؤں کو قبول کروں گا ، یقین کرو جو لوگ میری عبادت سے

خود سری کرتے ہیں وہ ابھی ابھی ذلیل ہو کر جہنم میں پہنچ جائیں گے ]

بے شک دعا ہی عبادت ہے پس غیر اللہ سے دعا کرنا بڑا شرک ہے ۔

**دوسرا: فریاد کرنا** یعنی مدد طلب کرنا اور فریاد کرنا

کسی مصیبت و تنگی میں مبتلا ہونے کے بعد اس سے نکلنے اور  
چھٹکارے کے لیے پکارنا استغاثہ ہے۔

**شرکیہ فریاد:** معنوی معاملات میں اللہ کے سوا کسی اور

طاقت و اثر و نفوذ سے فریاد کرنا مثلاً بیماری سے اور ڈوبنے

کے خوف سے، تنگی سے، فقر و فاقہ سے اور رزق مانگنے وغیرہ کے

لیئے جو کہ مذکورہ اللہ تعالیٰ کی خصوصیت میں سے ہیں اور

خدا ہی سہما گئی جاتی ہیں اور کسی سے طلب نہیں کی جاتیں۔ درحقیقت

فریاد اس وقت عبادت ہوتی ہے جبکہ اُس پر خدا کے علاوہ کوئی

قادر نہیں ہوتا لہذا اگر اللہ کے علاوہ کسی اور سے فریاد کرے

یا مانگے تو وہ شرک ہے جیسے کوئی سختی یا مصیبت میں مبتلا

ہو جائے مثال کے طور پر بیماری میں مبتلا ہو گیا ہو یا سمندر میں

ڈوب رہا ہو اس وقت غیر اللہ سے یوں فریاد کرے تو شرک ہے

جیسے اے فلاں پیرا یا شیخ مددنی، یا شیخ عبد القادر جیلانی یا احسن،  
یا اے فاطمہ، یا اے رسول اللہ ہماری فریاد رسی کر دیگرہ وغیرہ۔  
یہ سب سے بڑا شرک ہے کیونکہ سختیوں میں نجات دلانے والی  
ایکیلی خدا تعالیٰ ہی کی ذات ہے۔

**دعا اور فریاد میں فرق** دعا ایک عام لفظ ہے جس میں

استغاثہ (فریاد) کے ساتھ تمام عبادات شامل ہے چنانچہ ہر استغاثہ  
[فریاد] دعا ہے اور ہر دعا استغاثہ نہیں ہے۔ دعا مصیبت اور  
غیر مصیبت ہر موقع پر ہوتی ہے اور استغاثہ صرف اور صرف  
مصیبت کے وقت ہوتی ہے۔ پس ہر وہ شخص جسکو جن یا فرشتہ  
یا قبر والے وغیرہ سے تعلق ہے اور مصیبت کے وقت ان کو پکارے  
یا فریاد کرے تو یہ مشرک ہے اور اسے فریاد کرنے والا کہاجائے گا  
اور اگر مذکورہ بالا چیزوں کو آسانی و راحت کے وقت پکارے  
تو دعا کرنے والا کہاجائے گا اور یہ دونوں مشرک ہیں

**جائز فریاد** عام عادی اسباب محسوس ہونے والے کاموں میں فریاد کرنا جائز ہے جیسے لڑائی کے وقت یا دشمن سامنے آجائے یا چیر پھاڑ کرنے والے جانوروں کے حملے سے بچنے کے لیے مخلوق سے فریاد کرنا جائز ہے یہ صورت شرک سے خالی ہے مذکورہ بالا حالات میں زندہ، طاقت ور اور حاضر آدمی سے مدد اور پکار سکتا ہے اور آیات اس صورت سے مستثنیٰ ہیں اور مسلمانوں کے اتفاق سے اس میں کوئی حرج نہیں ہے جیسا کہ قرآن میں ہے {اور کی قوم والے نے اس کے خلاف جو اس کے دشمنوں سے تھا اس سے فریاد کی} اور جیسا کہ تم آقا سے کہتے ہو، میں فلاں آدمی کے شر سے تمہاری پناہ میں آنا چاہتا ہوں، یا فلاں آدمی کی شر سے مجھے بچائیے یا فلاں کے شر سے میری فریاد کرے یہ اور اس طرح اور صورتیں جو کہ زندہ حاضر اور طاقت ور سے فریاد کرنا شرک نہیں ہے لیکن اگر کسی مردہ، عاجز، غائب اور بُت یا جن وغیرہ سے فریاد کرے وہ شرک ہے۔

**تفسیر: پناہ طلب کرنا**، اِسْتَعَاذَہ کے معنی پناہ مانگنا

فریاد کرنا، پکڑنے اور بچنے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے جسکی حقیقت یہ ہے کہ جس سے ڈر محسوس ہو اس سے بھاگ کر اس چیز کی طرف لپکے جو بچا سکے۔ یاد رہے پناہ صرف دو چیزوں کے ساتھ مانگ سکتے ہیں۔

**پہلا:** صرف اور صرف خدا تعالیٰ کی پناہ مانگی جاسکتی ہے

جیسا کہ قرآن میں ہے [میں اسے اور اُس کی اولاد کو شیطان مردود سے

تیری پناہ میں دیتا ہوں] اور حضرت یوسفؑ کا زبانی ارشاد باری ہے

[ہم نے جس کے پاس اپنی چیز پائی ہے اُس کے سوا دوسرے کی گرفتاری

کرنے سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں] نیز ارشاد ہے [قرآن پڑھنے کے

وقت راندے ہوئے شیطان سے اللہ کی پناہ طلب کرو] اور اسی طرح

پیارے نبی ص کی دعا میں ہے [میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی جو بزرگی والا ہے اور پناہ

مانگتا ہوں اس کے عظیم چہرے کی] اور [میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اس کے کئی بے عیب کلمات

سائے تمام مخلوق کے شر سے]

**دوسرا:** پناہ صرف اور صرف خدا تعالیٰ کی **صفتوں** میں ہے۔

کسی لازم صفات کی پناہ مانگی جاسکتی ہے جیسے اللہ تعالیٰ کی "عزت"، وغیرہ کی پناہ مانگی جائے جیسا کہ پیارے پیغمبرؐ کی دعا میں ہے [میں پناہ مانگتا ہوں تیرے پر نور اور شریف چہرے کی] ایک اور دعا میں ہے [میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اس کے مکمل بے عیب کلمات کے ساتھ] پس اللہ تعالیٰ نے تمام شر و فساد سے بچنے کے لئے صرف اسی کی پناہ مانگنے کا حکم دیا ہے چنانچہ تمام علماء نے اس پر اتفاق کیا ہے کہ اللہ کے علاوہ کسی اور کی پناہ نہ مانگی جائے اور اہل علم کے اجماع سے یہ بات بھی طے ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کی صفات کے علاوہ کسی اور کی پناہ مانگنا ہرگز جائز نہیں بلکہ یہ شرک ہے۔ اَلْاِسْتِعَاذَةُ [پناہ] تین چیزوں پر مشتمل ہے۔

① اَلْمُسْتَعِيْذُ: پناہ مانگنے والا (۲) اَلْمُسْتَعَاذُ بِهِ: جسکی پناہ مانگی جائے وہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے (۳) اَلْمُسْتَعَاذُ مِنْهُ: جن کے شر سے جو کہ انسان کو بگھرے ہوئے ہوں اور انسان اس شر سے ڈرتا رہتا ہے

**الِاسْتِعَاذَةُ:** [پناہ] تین چیزوں کو واضح کرتا ہے۔

(۱) جس شر سے پناہ مانگی جاتی ہے اُس شر کو دور کرنے سے پناہ مانگنے والے کی درماندگی و عاجزی

(۲) جس شر سے پناہ مانگی جاتی ہے اسکی قباحت و شنا اور مذمت۔

(۳) صرف اللہ ہی سے اپنی حاجت اور فقر و فاقہ کا اظہار کرنا۔ پھر پناہ

مانگنے والا یہ بات ذہن نشین کرتا ہے کہ ان مصیبتوں سے بچان و بچاؤ

صرف اللہ تعالیٰ ہی دیتا ہے اور اسطرح انکی طرف راعب ہوگا

ارشاد باری تعالیٰ ہے [جتنے بھی جاندار ہیں سبکی پیشانی اللہ کے قبضہ میں

ہے] پس استعاذہ [پناہ مانگنا] عبادت ہے یہ غیر اللہ سے کرنا

شرک اکبر ہے، پس جو شخص بتوں، مُردوں، ستاروں اور

جن کی پناہ مانگتے ہیں گویا کہ انہوں نے اللہ سے ان کی عبادت کی

تو یہ شرک اکبر ہے کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے [اور اگر شیطان

کی طرف سے کوئی وسوسہ آئے تو اللہ سے پناہ طلب کرو]



پس اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنے کا حکم دیا کیونکہ استعاذہ عبادت ہے اور اسے غیر اللہ کی طرف پھیرنا شرک ہے۔ کسی مخلوق کی پناہ مانگنا جائز نہیں ہاں اگر جسکی پناہ مانگی جاتی ہے وہ زندہ، طاقت والا اور حاضر ہو تو جائز ہے ورنہ جائز نہیں ہے۔

## مُردوں، انبیاء، وغیرہ سے دعا کرنا

خدا تعالیٰ نے واضح فرمایا کہ انبیاء و اولیاء کرام وغیرہ اپنے آپکے نفع پہنچانے اور نقصان سے بچانے کی طاقت نہیں رکھتے پس جو اپنے آپکو فائدہ پہنچانے سے عاجز و قاصر ہے تو وہ بطریق اولیٰ دوسرے کو فائدہ نہیں پہنچا سکتا ارشاد باری تعالیٰ ہے (کیا ایسوں کو شریک ٹھہراتے ہیں جو کسی چیز کو بنا نہ سکیں اور وہ خود ہیں بنائے گئے ہوں اور وہ ان کو کسی قسم کی مدد نہیں دے سکتے اور وہ خود اپنی ہی مدد نہیں کر سکتے) اور یہ بھی معلوم ہے کہ غزوہ احد میں حضور پر نور کے سر مبارک کو چوٹ لگی اور ایک

ماہ تک دشمنوں کے لئے یوں بد دعا فرمائی (اے خدا! فلاں، فلاں پر لعنت فرما) تو آیت نازل ہوئی (اے پیغمبر آپ کے اختیار میں کچھ نہیں) اور جب یہ آیت نازل ہوئی [وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ - اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرائیئے] تو آپ نے فرمایا [اے جماعت قریش! اپنے آپ کو بچاؤ میں تمہیں اللہ کی پلڑ سے نہیں بچا سکوں گا] اس مفہوم میں اور بھی دلائل ہیں -

**مناسبت** ان آیات و احادیث کو بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ انبیاء کرام کو بیماری میں مبتلا کر کے یا ان پر مصیبت نازل کر کے اللہ تعالیٰ ان کے اجر و ثواب کو بڑھانا چاہتا ہے اور تاکر ان کی امتوں پر جب مصیبت نازل ہو تو وہ ان انبیاء کی پیروی کریں اور یہ بھی جان لیں کہ انبیاء انسانوں میں سے ہیں ان پر بھی مصیبت نازل ہوتی ہے۔ جیسے اور لوگوں کے جسم پر تغیر و تبدل کا عمل واقع ہوتا ہے ان پر بھی ہوتا ہے تاکہ یقین ہو جائے کہ انبیاء بھی اللہ کی

مخلوق اور اس کے پروردہ ہوا اور ان کے ہاتھ پر جو معجزات ظاہر ہوں  
اسپر وہ فتنہ میں مبتلا نہ ہوں اور جس طرح شیطان نے نصاریٰ  
کو گمراہ کیا اس طرح گمراہ نہ کر سکے۔

غزوہ حنین میں بہت سے صحابہ کرام جامِ شہادت نوش فرما  
گئے اور آپ سخت خطرہ میں گھر گئے۔ آپ سردارِ انبیاء اللہ کے  
نزدیک سب سے افضل، مقرب اور بڑا ہونے کے باوجود  
نہ ان کو بچا سکے اور نہ اپنے آپ کو پریشانی سے بچا سکے۔ نیز  
آپ کے صحابہ کرام انبیاء کے بعد سب سے افضل ہیں اُسکے باوجود  
اپنے آپ سے پریشانی اور شکست کو ہٹانے کے بلکہ غزوہ  
احد میں سخت شکست کا سامنا کرنا پڑا کیونکہ تیر اندازوں سے  
غلطی ہو گئی اور آپس کے معمولی اختلاف و جھگڑے کے باعث  
آنحضورؐ اپنے آپ سے اور صحابہ کرام سے شکست کو روکنے کے  
بلکہ خداوند قدوس کی عظیم حکمت و مصلحت دیکھیے تاکہ لوگوں پر

یہ بات عیاں ہو جائے کہ محمد ﷺ اور آپ کے صحابہ خدا نہیں اور نہ اپنے آپ مصیبت کو دفع و رفع کر سکتے ہیں جبکہ آنحضور جو کہ تمام مخلوقات سے افضل اور بزرگ تر ہیں اپنے آپ مصیبت کو ٹال نہیں سکتے اور نہ آپ کی عبادت کر سکتے ہیں تو یہ پیر بدوئی اور حضرت حسینؑ اور حضرت زینب و نفیسہ اور پیر عبدالقادر جیلانی اور ابن عربی وغیرہ و غیرہ بلکہ ان سے کمتر و بہتر تمام بزرگان عبادت کے لائق نہیں اور ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ کم اختیارات دے سکتے ہیں۔ صحابہ کرام تمام بزرگوں سے افضل ہیں اور آپ خدا کے بعد تمام خلایق سے بزرگ تم ہیں اس کے باوجود غزوہ اُحد میں آپ کو چوٹ لگی اور آپ کے دندان مبارک شہید ہوئے اسوقت آپ نے فرمایا (وہ قوم کیسے کامیاب ہوگی جنہوں نے اپنے نبی کو زخمی کر دیا) اس معاملہ کو آپ نے اہمیت دی تو آیت اتری [اے پیغمبر آپ کے اختیار میں کچھ نہیں] بلکہ تمام امور و معاملات اللہ کے ہاتھ میں ہیں

اسی طرح سرور کو بن ۴ نے غزوہ احد کے موقع پر درج ذیل لوگوں کو بد دعائیں دیں۔ صفوان بن امیہ، حارث بن ہشام، سہیل بن عمرو۔ یاد رہے یہ سب قریش کے بڑے بڑے سربراہ اور چیدہ چیدہ لوگوں میں سے تھے اور آنحضور ۴ سے بغض و عداوت اور سخت دشمنی رکھتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں ہدایت نصیب فرمائی اور اسلام لائے اور صدق دل سے اسلام لائے اور پکے مسلمان ہوئے۔ غور کرنے کی بات یہ ہے کہ ان کے حق میں آنحضور ۴ لعنت اور بد دعا قبول نہیں ہوئی بلکہ کہا گیا (اے پیغمبر آپ کے اختیار میں کچھ نہیں) [در حقیقت پیارے پیغمبر ۴ نے یہ بیان فرمایا کہ ہر چیز اللہ کے قبضہ قدرت میں ہے۔ پیارے پیغمبر نہ کسی کو جہنم سے چھڑا سکتے ہیں اور نہ کسی کو جنت میں داخل کر سکتے ہیں بلکہ آپ اپنے رشتہ داروں اور خاص طور پر چچا ہزرتوار، بھو بھی اور اپنی بیٹی ندر کو جنت میں داخل کرنے اور جہنم سے نکالنے کیلئے

کچھ کر سکتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ ہدایت و ضلالت سب اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے پھر جنت میں دخول اور جہنم سے بچنے کے لئے اللہ کے علاوہ کسی اور سے دعا کرنا جائز ہی نہیں بلکہ یہ سب خدا تعالیٰ ہی سے مانگیں وہی ذات ہے جس کے ہاتھ میں نفع و نقصان اور دینا و نہ دینا سب ہے، اور یہ معبودان باطل چکی اللہ کے علاوہ عبادت کی گئی ہے قیامت کے دن مشرکین کے شرک سے انکار کریں گے اور برأت کا اظہار کریں گے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے [بلکہ قیامت کے دن تمہارے اس شرک کا صاف انکار کریں گے] پس اس سے یہ واضح ہوا کہ معبودان باطل اور مشرکین کی تعلقداری ختم ہو جائے گی اور یہ معبودان ان کی عبادت پر ہرگز راضی نہیں بلکہ قیامت کے دن عبادت کرنے والوں سے برأت کا اظہار کریں گے اور کہیں گے [ہم تیری سرکار میں اپنی دست برداری کرتے ہیں، یہ ہماری عبادت نہیں کرتے تھے]

پس معبودانِ باطلہ ان کے اعمال سے برأت کا اظہار کریں گے اور ان عبادت کرنے والے نادانوں سے دور ہونگے اور یہ بھی برملا کہیں گے کہ اللہ کے سوا ان کے عبادت کرنے پر ہرگز راضی نہیں ہیں اور نہ یہ ان کو کوئی چیز دے سکتے ہیں نیز اللہ کے علاوہ جو ان کی عبادت کرتے تھے اس کا نہ ان کو علم ہے اور نہ یہ جانتے تھے بلکہ یہ ان کی عبادت سے بالکل غافل اور نابالغ تھے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے کسی اور آیت میں فرمایا [اور اس سے بڑھ کر گمراہ کون ہوگا جو اللہ کے سوا ایسوں کو پکارتا ہے جو قیامت تک اسکی دعا قبول نہ کر سکیں بلکہ ان کے پکارنے سے محض بے خبر ہوں اور جب لوگوں کا حشر کیا جائے گا تو یہ ان کے دشمن ہو جائیں گے اور ان کی پرستش سے صاف انکار کر جائیں گے] دیکھیے یہ مشرکین کا حال ہے جو کہ دنیا و آخرت میں سب خسارے کا سودا کیا اور ایسے لوگوں کی طرف قصد کیا جو کہ کسی چیز پر قدرت نہیں رکھتا اور نہ ان کو فائدہ پہنچا

سکتا ہے اور نہ ان کی نجات و سعادت کی طاقت رکھتا ہے بلکہ یہ لوگ خسر الدنیا والآخرۃ ہیں۔ اس لئے ان کی حالتِ زار سے ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔

مشرکین مکہ جو کہ مُردوں سے دعا کرتے تھے اگر یہ جائز ہوتا تو آنحضور قریش مکہ سے جہاد نہ کرتے جب آپ نے ان کے اس اعمال پر برہمی کا اظہار کیا اور بتایا کہ یہ نو شرک ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے [اور یہ لوگ اللہ کو چھوڑ کر ایسی چیزوں کی عبادت کرتے ہیں جو نہ ان کو ضرر پہنچا سکیں اور نہ ان کو نفع پہنچا سکیں اور کہتے ہیں کہ یہ اللہ کے پاس ہمارے سفارشی ہیں] اور ارشاد فرمایا [اور کہتے ہیں کہ ہم ان کی عبادت صرف اس لیے کرتے ہیں کہ بزرگ اللہ کی نزدیکی کے مرتبہ تک ہمارے رسائی کر دیں] پس مُردوں سے دعا کرنے اور ان سے فریاد کرنے کو عبادت کا نام رکھا گیا اور دعا کرنے والے اور فریاد کناں کو ان کے ذریعہ سفارش پکڑنے والے اور



اللہ کی طرف قربت چاہنے والے کہا گیا، اس سے معلوم ہوا مُردوں سے دعا کرنا ہی شرک اکبر ہے اور یہی جاہلیت کے زمانے کا دین ہے۔ اگر مُردوں سے دعا کرنا جائز ہوتا تو ان کو بناد یا جانا کہ یہ جائز ہے اس میں کوئی مضائقہ نہیں...

پس میرے بھائی! نجات کا صرف واحد راستہ یہ ہے کہ بندہ اللہ کے پیغمبروں اور بزرگوں کے راستے پر چلے اور ان کے نیک طریقوں اور راستوں پر قائم رہے اور اسی کی حفاظت کرے، عبادت و توحید کے ساتھ اللہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس پر ثبات قدم رکھے۔ درختوں، پتھروں اور بتوں کے پجاریوں کے راستے سے بچائے، یہی نجات دہندہ، جادہ حق اور سعادت مند راستہ ہے، یہی اللہ کے نیک بندوں اور نیکو کاروں کا راستہ ہے۔ لیکن گمراہیوں کی اتباع کرنا اور ان کے طریقے پیچلنا یہ ان لوگوں کا راستہ ہے جن پر اللہ ناراض ہوئے اور ان لوگوں کا راستہ ہے جو شریعت کے خلاف چلنے والے ہیں

وَصَلِّ اللّٰهُمَّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

# فہرست

شمار	عناوین	صفحہ نمبر
۱	دیباچہ	۱ - ۵
۲	تعوید اور دم	۴ - ۱۲
۳	درختوں، پتھروں وغیرہ سے برکت حاصل کرنا	۱۲ - ۱۶
۴	غیر اللہ کے نام ذبح کرنا	۱۶ - ۲۳
۵	غیر اللہ کے نام کی نذر نیاز دینا	۲۳ - ۳۹
۶	غیر اللہ سے دعا کرنا۔	۲۹ - ۳۲
۷	غیر اللہ سے فریاد کرنا۔	۳۲ - ۳۵
۸	غیر اللہ سے پناہ طلب کرنا۔	۳۵ - ۳۸
۹	مردوں، انبیاء وغیرہ سے دعا کرنا	۳۸ - ۴۶

# أخطاء تخالف العقيدة

إعداد

المكتب التعاوني للدعوة والإرشاد  
شمال الرياض

بالغة الأردنية

طبع على نفقة الفقير إلى عفو الله ورضاه  
غفر الله له ولوالديه ولأهله ولأولاده وللمسلمين  
وقف لله تعالى يوزع مجاناً ولا يباع

# أخطاء تخالف العقيدة

إعداد

المكتب التعاوني للدعوة والإرشاد  
في شمال الرياض



المكتب التعاوني للدعوة والإرشاد وتوعية الجاليات بالعليا والسليمانية وشمال الرياض  
تحت إشراف وزارة الشؤون الإسلامية والأوقاف والدعوة والإرشاد  
هاتف ٤٧٠٤٤٦٦ / ٤٧٠٥٢٢٢ فاكس ٤٧٠٥٠٩٤ - ص.ب ٨٧٩١٣ الرياض ١١٦٥٢